www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:28 ☆ تاریخ:23 اکتوبر تا 29 اکتوبر 2017ء بمطابق 03 صفر تا 09 صفر 1439ھ ☆ صفحات:8

ڈونلڈ ٹرمپ کی ذہنی بیماری اور دنیا کو درپیش خطرات

ٹرمپ کی ذہنی بیماری اور دنیا کو درپیش خطرات

تحریر: اسد عباس

امریکی عوام کو بھی صدر ٹرمپ کی کچھ کچھ سمجھ آنا شروع ہو چکی ہے گذشتہ دنوں امریکہ میں ہونیوالے ایک سروے کے نتائج کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ امریکی عوام صدر ٹرمپ کو ملک کیلئے خطرہ سمجھتے ہیں، امریکی وفاق کیلئے ایک خطرہ سمجھتے ہیں، انکی قائدانہ صلاحیات پر اعتماد نہیں کرتے، انہیں جھوٹا انسان سمجھتے ہیں اور انکے انتخاب پر شرمندہ ہیں۔ اب انہیں سمجھ نہیں آرہی کہ اس انتخاب کردہ آفت سے جان خلاصی کیسے ہو۔ میری نظر میں پوری دنیا کو ان ماہرین نفسیات کا شکر گزار ہونا چاہیے، جنہوں نے صدر ٹرمپ کی ذہنی کیفیت سے امریکی عوام اور دنیا کو آگاہ کرنا اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھی، ورنہ تو پوری دنیا اسی مخمصے میں رہتی کہ دنیا کا یہ ارسطو کیا چال چل رہا ہے۔ ان ماہرین نفسیات کی تشخیص کے بعد اب لوگوں کو صدر ٹرمپ کے بیانات کو سمجھنے اور انکے سیاسی اقدامات کے حوالے سے رائے قائم کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئیگی۔

گزشتہ دنوں ییل سکول آف میڈیسن میں ایک کانفرنس کے دوران میں امریکی ماہر نفسیات ڈاکٹر جان گارٹنر اور چند دیگر ماہرین نفسیات کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ شدید نفسیاتی بیماری کا شکار ہیں اور ان کی یہ بیماری ملک کے لئے خطرناک نتائج کی حامل ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر جان گارٹنر کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ delusional and paranoid ہیں۔ پیرانوائڈ شخص ایسا شخص ہوتا ہے، جو سخت تشویش کا شکار اور پریشان ہوتا ہے، کیونکہ اس کے خیال میں لوگ اسے پسند نہیں کرتے اور اسے اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ لوگ اسے نقصان پہنچائیں گے۔ Delusional یا توہماتی بیماری کا شکار شخص وہم کی دنیا میں رہتا ہے، اس کے سامنے حقائق آ بھی جائیں تو وہ انہیں قبول نہیں کرتا۔ ماہر نفسیات ڈاکٹر جان گارٹنر جو اس وقت بھی بحیثیت ماہر نفسیات اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں، کے مطابق ان حقائق سے امریکی قوم کو آگاہ کرنا میری اخلاقی ذمہ داری تھی۔ دیگر بھی بہت سے ماہرین نفسیات نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ذہنی حالت پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ییل یونیورسٹی کے ڈاکٹر بینڈی لی کا کہنا ہے کہ جیسا کہ بعض ماہرین نفسیات نے ڈونلڈ ٹرمپ کی ذہنی حالت پر اظہار کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ (انکا اس عہدے پر موجود رہنا) کمرے میں ہاتھی رکھنے جیسی کیفیت ہے۔ جو واقعا انتہائی خطرناک صورتحال ہے۔ ان کے مطابق بہت جلد عوام ان باتوں کا مشاہدہ کریں گے، جو ماہرین نفسیات بتا رہے ہیں۔ نیویارک یونیورسٹی کے پروفیسر جیمز گیلیگن نے تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امریکی تاریخ کے بہت سے خطرناک مجرموں قاتلوں اور زانیوں کو دیکھا ہے، تاہم میں اس بات کا قائل ہو چکا ہوں کہ ڈونلڈ ٹرمپ ان سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں خطرے کو ایک میل دور سے بھانپ سکتا ہوں۔ کسی خطرے کو بھانپنے کے لئے مہارت درکار ہے یا میری طرح پچاس برس کا مطالعہ۔

ڈاکٹر گارٹنر نے اس سال کی ابتداء میں ایک آن لائن پٹیشن بھی دائر کی، جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ ڈونلڈ ٹرمپ ذہنی مریض ہیں، لہٰذا انہیں وائٹ ہاؤس میں نہیں رہنا چاہیے۔ اس پٹیشن پر اب تک اکتالیس ہزار ذہنی امراض کے ماہرین دستخط کر چکے ہیں۔ اس پٹیشن کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم ذہنی امراض کے ماہرین جنھوں نے اس پٹیشن پر دستخط کئے، اپنی ماہرانہ تشخیص کی بنیاد پر یقین رکھتے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ شدید ذہنی بیماری کا شکار ہیں، جس کے سبب نفسیاتی طور پر وہ اس قابل نہیں کہ اپنی صدر امریکہ ہونے کی ذمہ داریوں کو بااحسن انجام دے سکیں۔ پٹیشن میں مزید لکھا گیا ہے کہ ہم درخواست کرتے ہیں کہ انہیں آئین کی پچیسویں ترمیم کے آرٹیکل چار کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کیا جائے۔ بعض سیاستدانوں اور نفسیاتی ادارے کے افسران نے ڈاکٹروں کی اس تشخیص اور پٹیشن کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارا قانون کہتا ہے کہ کوئی بھی ڈاکٹر کسی مریض کو چیک کئے بغیر اس کے بارے رائے نہیں دے سکتا، جبکہ ڈاکٹر گارٹنر اور دیگر ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ یہ کہیں نہیں لکھا کہ ڈاکٹر مریض کا انٹرویو کرے، کیونکہ تحقیقی شماریات بتاتی ہیں کہ انٹرویو کرنا مرض کی تشخیص کے حوالے سے کوئی زیادہ قابل وثوق طریقہ نہیں ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ نیویارک کے ماہرین نفسیات نے سیاہ لباس پہن کر صدر ٹرمپ کے خلاف وائٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ بھی کیا۔

اگر مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ کے سیاسی بیانات، ٹویٹس اور سیاسی اقدامات کو دیکھا جائے تو ان ماہرین نفسیات کی باتیں حقیقت نظر آتی ہے۔ حیرت یہ ہوتی تھی کہ پوری امریکی قوم کو یہ نظر نہ آیا کہ ہم ایک ذہنی مریض کو ملک کا اہم ترین عہدہ دینے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے آج کل جمہوری رائے کو صحت کا درجہ دیا جاتا ہے، یعنی وہ تو نہ غلط ہو سکتے ہیں، نہ کر سکتے ہیں، تاہم امریکہ میں ڈونلڈ ٹرمپ کے چناؤ سے اس مجمعے پر سے بھی پردہ اٹھ گیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک ذہین صدر ہیں اور ان کی ذہانت اپنے سیکرٹری خارجہ ٹلرسن سے زیادہ ہے۔ ٹلرسن کو وہ اس بات کا اظہار متعدد بار کر چکے ہیں۔ سی آئی اے اور ایف بی آئی کے سربراہوں کو اچانک سے معزول کرنا بھی اسی ذہانت یا ذہنی مرض کی مثالیں ہیں۔ اداروں کے کارکنان کہتے ہیں کہ ہمارا سربراہ وطن اور ادارے کا مخلص تھا اور صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ نہیں وہ اس عہدے کا اہل نہیں تھا۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں ہونے والے ایک نسلی فساد میں سارا امریکہ ایک جانب تھا اور صدر ٹرمپ اور دیگر چند نسلی امتیاز پر یقین رکھنے والے افراد ایک جانب۔ صدر ٹرمپ نے مرنے اور مارنے والوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا، جس سے امریکہ بھر میں بے چینی کی لہر پیدا ہوگئی۔ بعد میں عسکری اداروں کے تمام سربراہوں کو معاملے کو سنبھالنا پڑا اور امریکیوں کو بتانا پڑا کہ ہم اپنے اداروں میں نسلی برتری پر یقین نہیں رکھتے اور صدر کے بیان کی توثیق نہیں کرتے۔ جب قطر پر سعودیہ نے پابندی لگائی تو صدر ٹرمپ نے بغیر سوچے سمجھے قطر کو بے لاگ سنانی شروع کر دیں، ایسا لگتا تھا کہ مسلم دنیا میں دہشت گردی کا اصل مرکز قطر ہی ہے۔ قطر جہاں امریکہ کا بڑا بحری اڈہ ہے، نے ان بیانات کے بارے متعلقہ اداروں سے شکایت کی، جس پر ان اداروں کے سربراہان کی جانب سے بیانات آنا شروع ہوئے اور امریکیوں کو پیدا شدہ صورتحال کو سنبھالنا پڑا۔

پھر شمالی کوریا ٹرمپ کے زیر عتاب آیا، ہم تمہیں آگ کے دریا میں نہلا دیں گے، تمہارا کچھ نہیں چھوڑیں گے، تمہیں لگ پتہ جائے گا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ شمالی کوریا میں بھی تسلط ایسا ہی ایک سربراہ موجود ہے، اس نے گذشتہ ماہ یکے بعد دیگرے ہائیڈروجن بم کے تجربات کرکے پورے خطے کو ہلا کے رکھ دیا اور بیان دیا کہ تم نے ادھر دیکھا تو آنکھیں نکال دیں گے۔ صدر ٹرمپ کو کسی نے سمجھایا کہ اس بات کو چھوڑیں، کوئی اور بات کریں تو ان کا دھیان افغان پالیسی کی جانب ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا صدر ٹرمپ لاؤ لشکر لے کر پاکستان پر چڑھ دوڑے، اب ہم برداشت نہیں کریں گے۔ ہم سے پیسے بھی لیتے ہو اور ہمارے دشمنوں کی مدد بھی کرتے ہو۔ انتہائی غیر ضروری اور غیر ذمہ دارانہ، غیر سفارتی بیانات جس کا جواب بہر حال پاکستانی اداروں کو دینا تھا۔ بعد میں امریکی سیکرٹری خارجہ معاملات کو سنبھالتے ہوئے نظر آئے۔ افغان پالیسی کے بعد صدر ٹرمپ کا اگلا جنون ایران کے ساتھ ہونے والا جوہری معاہدہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ ٹھیک نہیں ہے۔ کئی ماہ کی محنت شاقہ، سفارتی دنیا کے عظیم کرداروں کی کوششوں کی سوچ وچار اور اتفاق کو صدر ٹرمپ نے ایک جھٹکے سے ہی کالعدم کرنے کی کوشش کی، برطانیہ، جرمنی اور دیگر یورپی اداروں نیز ملکی ذمہ داروں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ ایک عالمی معاہدہ ہے، اب اس سے پیچھا چھڑانا امریکہ کے مفاد میں نہیں، ایران اس معاہدے کی خلاف ورزی بھی نہیں کر رہا، مگر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ نہیں، میں نے توثیق نہیں کرنی۔ اب امریکی اس مشکل کا شکار ہیں کہ یورپ، روس، چین تو اس معاہدے سے پیچھے ہٹ نہیں رہے، ہم نے ہٹ کر کہاں جانا ہے۔

امریکی عوام کو بھی صدر ٹرمپ کی کچھ کچھ سمجھ آنا شروع ہو چکی ہے گذشتہ دنوں امریکہ میں ہونے والے ایک سروے کے نتائج کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ امریکی عوام صدر ٹرمپ کو ملک کے لئے خطرہ سمجھتے ہیں، امریکی وفاق کے لئے ایک خطرہ سمجھتے ہیں، ان کی قائدانہ صلاحیات پر اعتماد نہیں کرتے، انہیں جھوٹا انسان سمجھتے ہیں اور ان کے انتخاب پر شرمندہ ہیں۔ اب انہیں سمجھ نہیں آرہی کہ اس انتخاب کردہ آفت سے جان خلاصی کیسے ہو۔ میری نظر میں پوری دنیا کو ان ماہرین نفسیات کا شکر گزار ہونا چاہیے، جنھوں نے صدر ٹرمپ کی ذہنی کیفیت سے امریکی عوام اور دنیا کو آگاہ کرنا اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھی، ورنہ تو پوری دنیا اسی مخمصے میں رہتی کہ دنیا کا یہ ارسطو کیا چال چل رہا ہے۔ ان ماہرین نفسیات کی تشخیص کے بعد اب لوگوں کو صدر ٹرمپ کے بیانات کو سمجھنے اور ان کے سیاسی اقدامات کے حوالے سے رائے قائم کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اسی طرح امریکہ کے ادارے بھی اپنی لائن آف ایکشن کو متعین کرنے میں کسی تشویش کا شکار نہیں ہوں گے۔ آخر میں اس خطرناک صورتحال سے ملتا جلتا ایک مزاحیہ واقعہ۔ کہتے ہیں کہ کسی ملک میں یہ رواج تھا کہ بادشاہ کے انتقال کے بعد جو پہلا شخص شہر میں داخل ہوتا تھا، اسے بادشاہ بنایا جاتا تھا۔ بادشاہ کے انتقال پر حسب معمول انتظار شروع ہو گیا۔ اس دوران ایک فقیر اپنی گدڑی اٹھائے شہر میں داخل ہوا۔ روایت کے مطابق اسے بادشاہ بنا دیا گیا۔ ابتداء میں تو ملک چلتا رہا، اچانک کسی جانب سے ملک پر حملہ ہو گیا۔ لشکر کے کمانڈر بادشاہ سلامت کے پاس جمع ہو گئے کہ کیا کریں۔ بادشاہ سلامت نے غور کیا اور کہا حلوہ پکاؤ۔ تھوڑی دیر بعد کمانڈر کہنے لگے بادشاہ سلامت دشمن قلعے کی دیواروں پر پہنچ گیا۔ بادشاہ اطمینان سے بولا حلوہ پکاؤ۔ آخر ایک کمانڈر ہانپتا کانپتا اندر آیا کہ سب کمانڈر پکڑے گئے، دشمن شہر میں داخل ہو گیا اور محل کی جانب آ رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا اچھا یہ رہی میری گدڑی اور یہ رہا تمہارا ملک۔۔۔۔۔۔ کہیں دنیا کی سب سے بڑی فوجی اور اقتصادی طاقت کے سربراہ جناب ٹرمپ بھی امریکہ کے ساتھ ایسا ہی نہ کریں۔

امریکی، ٹرمپ سرکار سے خوش نہیں

تحریر: عرفان علی

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے لئے پاکستان، ایران اور دیگر مسلم ممالک سمیت دنیا کی رائے کی اہمیت اپنی جگہ، لیکن جس ملک کے وہ صدر ہیں، وہاں کے لوگوں کی رائے بہرحال زیادہ اہم ہے۔ امریکہ کے عوام کی رائے مختلف سروے پول کے ذریعے آتی رہتی ہے اور ماضی میں راقم الحروف انہی صفحات پر امریکی رائے عامہ کو بیان کرتا رہا ہے۔ اسی طرح امریکہ کے خواص و سیاسی مدبرین بھی اپنی رائے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ امریکی قانون ساز اداروں کے اجلاسوں میں بھی اظہار رائے ہوتا ہے تو بین الاقوامی شہرت کے حامل عالمی سطح کے اخبارات بشمول نیویارک ٹائمز اور واشنگٹن پوسٹ میں بھی انکی تحریریں، دنیا بھر میں ہم جیسوں کو امریکہ کی داخلی صورتحال کو سمجھنے کے لئے رہنمائی کا کام کرتی ہیں۔ امریکی عہدہ صدارت پر کام کرتے ہوئے ٹرمپ کو 9 مہینے ہو گئے، لیکن ان کی حکومت کے بطن سے ایسی کوئی حکمت عملی یا پالیسی ظہور پذیر نہیں ہوئی کہ جو امریکی عوام کی نظر میں مثبت یا ان کے لئے فائدہ مند ہو۔ وہ امریکیوں کی اکثریت کے دل جیتنے میں تاحال ناکام ہیں۔ امریکہ کے عوام و خواص میں انکی امیج تاحال منفی ہے۔ ان پر محض سفید فام نسل پرستی کا الزام نہیں ہے بلکہ سی بی ایس نیوز کے سروے بعنوان نیشن ٹریکر کے مطابق اکیاون فیصد امریکی عوام ٹرمپ کی اقتصادی اصلاحات کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس سے صرف دولتمند طبقے کو فائدہ ہوگا اور صرف 19 فیصد امریکیوں کی نظر میں ٹرمپ کی اصلاحات سبھی کو مساوی طور پر فائدہ پہنچائیں گی۔ نیویارک ٹائمز (17 اکتوبر 2017ء) میں اقتصادی امور پر لکھنے والے تجزیہ نگار پاؤل کرگمین نے لکھا ہے کہ تقریباً ساٹھ فیصد امریکیوں کی رائے ہے کہ حکمران ری پبلکن پارٹی کے ٹیکس منصوبے سے امیروں کو فائدہ پہنچے گا۔ دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ کرگمین نے اپنے کالم کا عنوان رکھا ہے: The GOP is o party for honest men- یعنی ایماندار آدمی کے لئے ٹرمپ کی حکمران ری پبلکن پارٹی کوئی جماعت نہیں ہے۔ کرگمین کی نظر میں افسوس کا مقام یہ ہے کہ تقریباً چالیس فیصد امریکیوں کو اس بات کا ادراک ہی نہیں کہ ٹیکس منصوبہ خالصتاً دولتمندوں کے مفاد میں ہے۔ (نیویارک ٹائمز صفحہ 23-A)

اسی روزنامہ میں 18 اکتوبر 2017ء کی اشاعت میں صفحہ 27-A پر تھامس فریڈمین نے "دی ٹرمپ ڈاکٹرائن" میں ڈونالڈ ٹرمپ کے نظریے کو ایک سادہ اور مختصر جملے میں کہا ہے کہ ٹرمپ کا موقف شروع سے ایک ہی ہے کہ دیکھو یہ (سابق امریکی صدر باراک) اوباما نے یہ بنایا، میں نے اسکو توڑ دیا ہے، اب آپ اس کو درست کر دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نارتھ امریکن فری ٹریڈ اگریمنٹ (نافٹا)، صحت انشورنس پروگرام اوباما کیئر، ماحولیات کی تبدیلی سے متعلق عالمی معاہدہ، پیسفک ٹریڈ ڈیل اور امریکہ میں بجلی کی پیداوار سے متعلق کلین پاور منصوبے اور ایران نیوکلیئر ڈیل کے بارے میں ٹرمپ سرکار نے جو پالیسی بنائی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بغیر کسی پیشگی تیاری کے فوری طور پر طویل المدت پالیسیوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ ماحولیات، صحت، توانائی اور اقتصادی امور سے متعلق فیصلے کرنے سے پہلے صدر ٹرمپ نے ماہرین سے مشاورت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ فریڈمین کہتے ہیں کہ مختصر الفاظ میں یہ کہ ہم بغیر کسی حیل و حجت کے صدر کی یہ بات مان لیں کہ یہ یا وہ معاہدہ بہت ہی برا تھا، حالانکہ صورتحال یہ ہو کہ صدر یہ بھی بتانے پر راضی نہیں کہ ان کے پاس اس سے زیادہ بہتر ڈیل ہے کونسی؟ اس پر کوئی بھی سنجیدہ وکیل مانگے بغیر قبول کرلیا جائے۔ تھامس فریڈمین نے سوال اٹھایا ہے کہ عراق، شام اور افغانستان میں داعش کے خاتمے کے بعد امریکا کی مختصر اور محفوظ موجودگی ایران کی مدد کے بغیر کیسے ممکن ہو سکے گی، جبکہ ایران ان تینوں ممالک پر اثر و رسوخ رکھتا ہے اور جب ایران سے مدد درکار ہے تو نیوکلیئر ڈیل ختم کرنے کے بعد ایران کو کس طرح راضی کیا جائے گا۔ ان کا سوال ہے کہ ایسی صورت میں کہ جب روس، چین اور امریکہ کے یورپی اتحادی اشارہ کر چکے کہ وہ ڈیل ختم کرنے یا دوبارہ پابندیاں لگانے میں امریکہ کا ساتھ نہیں دیں گے، اس طرح تو ایران کو جس بلند اخلاقی حیثیت اور رقم کی ضرورت ہے، وہ اسکو مل جائے گی تو امریکا تنہا ہو جائے گا اور ایسی صورت میں جب یورپی بینک ایران سے کاروبار کریں گے تو کیا امریکہ ان پر بھی پابندیاں لگائے گا۔؟

امریکی دارالحکومت کے بڑے اخبار واشنگٹن پوسٹ کے باثر تجزیہ نگار ڈیوڈ اگناشس نے ٹرمپ اور ان کی پالیسیوں پر کئی کالم لکھے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹرمپ ایران کے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھ رہے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کاروباری معاملات میں دیگر حریف کمپنیوں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ کاروباری دنیا میں وہ اس حوالے سے بدنام زمانہ ہیں۔ ایک اور کالم میں انکی رائے ہے کہ ٹرمپ کی خارجہ پالیسی کے منصوبوں کی اصل مشکل یہ ہے کہ انکے پاس کوئی منصوبہ ہے ہی نہیں اور جو کچھ حکمت عملی کے عنوان سے وہ بیان کرتے ہیں، وہ سب کچھ مبہم ہے، واضح کچھ بھی نہیں۔ امریکہ کے تجزیہ کار حکومتی عہدیداران کا کہنا ہے کہ تاحال دفتر خارجہ کے اہم سیاسی عہدے خالی ہیں، جس کی وجہ سے پالیسیوں کے بارے میں فیصلہ کرنے اور عمل کرنے کا مرحلہ بھی انجام نہیں پا رہا۔ امریکہ کے سابق نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر اسٹیفن ہیڈلی کی رائے یہ ہے کہ عمومی طور پر چھ سے آٹھ مہینوں میں ٹرانزیشن کا مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے، لیکن ٹرمپ سرکار کی ٹرانزیشن کا مرحلہ ایک سال سے چودہ ماہ تک کے عرصے میں مکمل ہونے کا امکان ہے۔ ری پبلکن سینیٹر بوب کورکر خارجہ تعلقات کی کمیٹی کے سربراہ ہیں، انکا کہنا ہے کہ ٹرمپ تیسری جنگ عظیم کے راستے پر گامزن ہیں۔ ان کی نظر میں آجکل امریکی ایوان صدر وائٹ ہاؤس فیصلہ ساز ادارے کی بجائے کسی "ریالٹی شو" کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ری پبلکن سینیٹر جون میک کین جو سینیٹ کی مسلح افواج کمیٹی کے سربراہ ہیں، انہوں نے بھی ٹرمپ پر تنقید کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ افغانستان کے بارے میں حکمت عملی کے بارے میں کہ وہ کس طرح نافذ کریں گے، ٹرمپ حکومت خاموش ہے اور یہ خاموشی ناقابل قبول ہے۔ میک کین سابق صدارتی امیدوار رہ چکے ہیں۔ حتیٰ کہ 3 اکتوبر کو انہوں نے کہا تھا کہ افغان حکمت عملی کے صدارتی اعلان کے چھ ہفتوں بعد بھی انکی کمیٹی اور امریکی کانگریس کو اس حکمت عملی کی اہم تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔

صرف یہی نہیں ہے کہ ٹرمپ کی ایران حکمت عملی کے اعلان کے بعد مخالف رائے سامنے آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے اسکالرز پہلے ہی حقائق سے آگاہ تھے اور وہ پہلے ہی ٹرمپ کو خبردار کر رہے تھے کہ ایران نیوکلیئر ڈیل کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے۔ امریکہ کے نامور پولیٹیکل سائنٹسٹ گراہم ایلیسن (واشنگٹن پوسٹ 12 اکتوبر) نے خبردار کیا تھا کہ ایران نیوکلیئر ڈیل ختم کرنے سے ٹرمپ (جعلی ریاست) اسرائیل کو خطرے میں ڈال رہے ہوں گے۔ ولی نصر کا نام پاکستان میں بھی معروف ہے۔ وہ سابق امریکی صدر اوباما کے دور حکومت میں افغانستان و پاکستان کے لئے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک کی ٹیم کے رکن تھے اور جماعت اسلامی پاکستان کے بارے میں انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، جس کا اردو ترجمہ خود جماعت اسلامی نے شائع کر رکھا ہے۔ ولی نصر (واشنگٹن پوسٹ 12 اکتوبر) کا کہنا تھا کہ ٹرمپ اپنی خارجہ پالیسی کی سب سے فاش غلطی کرنے جا رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز (16 اکتوبر 2017ء) میں چارلس ایم بلو نے صدر ٹرمپ کو بدخواہوں کا سردار لکھا ہے۔ 17 اکتوبر کو نیویارک ٹائمز کے اداریے نے تو یہ لکھ کر مسئلہ ہی حل کر دیا کہ ٹرمپ کی صدارت میں امریکہ سرنگوں! تاحال ڈونالڈ ٹرمپ امریکیوں کی نظر میں ایک ناپسندیدہ شخصیت ہیں۔ ان کی پالیسی برائے شمالی کوریا کو بھی عوام مسترد کر رہے ہیں۔ انکی کوئی ایک پالیسی ایسی نہیں جس پر انہیں سراہا گیا ہو۔ وہ ایران پر یا شمالی کوریا پر تنقید کر کے امریکیوں کی نظر میں اچھے نہیں بن سکتے، کیونکہ امریکی عوام اچھی طرح یہ سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ سیاہ فام امریکیوں پر سفید فاموں کو اور غریب و نادار امریکیوں پر دولتمندوں اور سرمایہ داروں کو ترجیح دے کر انکے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے اپنے اداریے میں یہ بھی لکھا ہے کہ Mr.Trump says First America America last is more like it اس سے زیادہ ٹرمپ حکومت کے بارے میں حتمی خیالات اور کیا ہو سکتے ہیں۔ ٹرمپ امریکہ سب سے پہلے کا نعرہ لگانے کے باوجود اسرائیل سب سے پہلے، سعودی عرب سب سے پہلے اور سفید فاموں کی نسل پرستی سب سے پہلے کے غیر اعلانیہ نعروں پر عمل پیرا ہیں، ان کے ہوتے ہوئے امریکہ کو کسی دشمن کی ضرورت ہی کہاں ہے۔؟

عزاداری امام حسین علیہ السلام اور ہماری ذمہ داری!

تحریر: فلک ریاض

کربلا کی زمین پر جگر گوشہ رسول حضرت امام حسینؑ اور انکے خاندان سے وابستہ افراد و رفقا کو شہید کرنے کے بعد یزید کا منصوبہ تھا کہ محبان امام عالی مقام تک سالوں سال اس کی خبر نہ پہنچ سکے۔ وہ جانتا تھا کہ یہی وہ محمد و آل محمد (ص) ظلم کے سبب خاموش ہیں لیکن دلوں میں یزیدی اقتدار کے خلاف نفرت پالے ہوئے ہیں، اسلئے امام حسین (ع) کے "باغی" کا شوشہ چھیڑا کہ ایک تو اصلیت کو چھپایا جا سکے، دوسرا اپنا اقتدار، اور جب بھی ڈالنا چاہا اس خون ناحق کو چھپانے کے لئے زر کثیر کو خرچ کیا گیا لیکن خداوند کا ارشاد ہے کہ حق کو آنا ہے اور باطل کو مٹ جانا ہے۔ کربلا کی شیر دل خاتون حضرت زینب (س) اور سید سجاد (ص) کے ... امام حضرت امام سجاد نے سخت ترین حالات میں انتھک کوششوں اور خطبوں کی تبلیغ کے بدولت پوری دنیا کو بیدار کیا اور لوگوں کو حقیقت سے آگاہ کیا۔ حضرت زینب (س) اور امام سجاد (ع) نے مجالس کا اہتمام کیا۔ پہلے پہلے ان مجالس کی طرف یزید کا دھیان کم تھا مگر پھر جب اسے اپنے گورنرز اور سپاہیوں سے خبر ملی کہ "لوگ جوق در جوق جناب زینب (س) کے خطبے سنتے ہیں اور آپ کے خلاف نفرت بڑھ رہی ہے"۔ یہ سن کر یزید بوکھلا گیا، ان مجالس پر قدغن لگانے کا فیصلہ لیا گیا پھر ہوا محبان زینب (س) و عزاداران حسینؑ پر ظلم و جبر کا دور شروع۔ امام سجاد (ص)، جناب زینب (س) اور انکے قلیل محبان کی تعداد نے عزاداری کو قائم کیا اور جو آج بھی انجام دی جاتی ہے اور در حقیقت ہم اس کے امانتدار ہیں۔ ماتم برپا کرنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اہلبیت (ع) کے مصائب و مشن الٰہی کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں۔ اس حقیقت کے سرچشمہ کو چھپانے کیلئے یزیدی افکار کے حامیوں نے بیشمار حربے و طریقے آزمائے لیکن مومنین نے اپنے ہاتھ و گردنیں کٹوا کر اس عزاداری کو برپا کیا اور ساتھ ہی نئی نسل میں منتقل بھی کی۔ خدا کا شکر کہ ہم حسینی ہیں اور پیغمبر اسلام (ص) کے خانوادہ کی یاد میں فرش عزا بچھاتے ہیں۔ ہر سال محرم کے آتے ہی اس پیغام کو تازگی مل جاتی ہے نواسہ رسول (ص) امام حسین علیہ السلام حق پر تھے کہ جنہیں بے گناہ شہید کیا گیا اور تاقیامت کوئی بھی یزید جیسا شخص اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دین کو بدنام و نابود نہیں کر سکتا۔

ہر سال عزاداری کے حوالے سے جلسہ، جلوس و دیگر تقریبات کا اہتمام کرنا مشن زینبی ہے جس کو زندہ رکھنا اس کی حفاظت کرنا اور اسلام کو زندہ رکھنا ہے مگر ہم سب کو نظم و ضبط کا پورا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ روز اول سے ہی دشمن نے اس مشن کو نابود کرنے کیلئے بے شمار منصوبے وجود میں لائے مثلاً آج کے دور میں سوشل میڈیا و ویب سائٹس کو ہتھیار کے طور استعمال کر کے ہماری چھوٹی سے چھوٹی حرکات کو چند لمحوں میں دنیا کے کونے کونے میں تشہیر کیا جاتا ہے۔ جوانان ملت اسلامیہ خصوصاً کشمیر کے اندر کافی صلاحیت موجود ہے اور علماء و دانشوروں کی ذمہ داری ہے کہ اس صلاحیت کو صحیح سمت میں لانے کیلئے اپنا رول ادا کریں۔ ہمارے نوحوں، ترانوں اور اشعار میں ایسے مطالب بیان ہوں کہ دوسرے کے اندر کربلا کے سمجھنے کا شوق و جذبہ پیدا ہو۔ حسینی دائرہ انسانیت کا پیغام دینے والا دائرہ ہے، ضرورت مندوں کے کام آنے والا دائرہ ہے کیونکہ اصل ہدف یہی ہے کہ زمانے پر ثابت ہو جائے کہ جس حسین (ع) نے 1400 سال قبل انسانیت و اسلام کو نابود ہونے سے بچایا آج بھی اس کے پیروکار حسینی تحریک کی بدولت انسانیت کو بقا بخش رہے ہیں۔ دنیا بھر کے علاوہ وادی کشمیر میں میڈیا عاشورا کو فقط خونی ماتم تک محدود پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ عاشورا یعنی اسلام کو زندہ کرنا کا دن ہے، باطل پر حق کی فتح کا دن ہے، نماز، زکوٰۃ اور حج کی حفاظت کا دن ہے اور دین پر ثابت قدم ہونے کے علاوہ رسول خدا (ص) کے ساتھ وفادار اور ان کے غم میں شامل ہونے کا دن ہے۔ اس بات کو خاص ترجیح دی جائے کہ سڑکوں پر جلسہ و جلوس کو وقت نماز مکمل مساجد میں تبدیل کیا جائے۔ یہی حسین علیہ السلام کا پیغام تھا کہ دین باقی رہے اور اول اصل شاخ سے جڑ کر اس کمال پر پہنچے کی رو سے زمین پر انسان خدا کا خلیفہ قرار ہو پائے۔

خداوند متعال ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حسینی کالونی، چھترگام، کشمیر
فون 9797034008

ڈونلڈ ٹرانپ سپاہ پاسداران پر غضبناک کیوں؟

کیا امریکہ نہیں جانتا کہ یہ ایک ختم نہ ہونے والا نظریہ وتحریک ہے

> سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی چند میزائلوں، عمارتوں، اسلحہ کے ذخائر اور انسانی قوت کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ جائز مقاصد کی راہ میں جدوجہد اور مستکبرین کے مقابلے میں ڈٹ جانے کے تصور کا نام ہے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ شدید غصے میں ہے اور ان دنوں جو کچھ اس کی زبان سے نکل رہا ہے اور اس کے عمل سے ظاہر ہو رہا ہے وہ ایک ایسے زخمی بھیڑیے کے رونے سے شباہت رکھتا ہے جو اپنے ہدف تک پہنچنے کیلئے آخری رکاوٹ برطرف کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہوتا ہے۔ امریکی صدر سب سے بہتر اس حقیقت کو درک کر رہا ہے کہ آج دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کس مقام پر کھڑی ہے اور ڈونلڈ ٹرمپ امریکی جاہ طلب مفادات کی گردن پر سپاہ پاسداران کے قومی بوٹوں کے دباؤ کا احساس کر رہا ہے۔ امریکہ گلوبل ویلج کا چوہدری بننے کا خواہش مند ہے لیکن اسلامی جمہوریہ ایران کا ایک طاقتور دفاعی ونگ ہونے کے ناطے سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی ایسا نہیں ہونے دیتی۔ ٹرمپ شدید غصے میں ہے، ماضی کے تمام امریکی صدور کی طرح جو سپاہ پاسداران پر غضب ناک تھے۔

آج امریکہ اپنے صدر مملکت کے ہمراہ، جو اپنے ڈیموکریٹک حریفوں کے برخلاف جو دل میں آتا ہے اگل دیتا ہے، غیر متوقع انداز میں ایران اور سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے خلاف اپنی تمام سرگرمیوں کا اصلی مقصد بیان کر چکا ہے کہ ایران اور سپاہ پاسداران دہشت گرد ہیں۔ یہ وہی مقصد ہے جو ماضی کے امریکی صدور انتہائی مودب اور پیارے انداز میں عالمی رائے عامہ کے ذہن میں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے اور دنیا والوں کو یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا ملٹری ونگ یعنی سپاہ پاسداران درحقیقت دہشت گرد ہیں، لیکن وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کو اقتدار میں آئے ابھی دو دن ہی ہوئے ہیں اور انہیں علم نہیں کہ آج کے حالات 1979ء کے حالات سے کہیں زیادہ مختلف ہیں جب ایران میں اسلامی انقلاب کامیاب ہوا تھا۔ نہیں معلوم وہ کیا سوچ کر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کو للکارنے لگا ہے؟ آخر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے ایسے کیا اقدامات انجام دیئے ہیں جن کی بنیاد پر ڈونلڈ ٹرمپ اپنی صدارت کے پہلے سال میں ہی سپاہ پاسداران سے مقابلے کو اپنے اصلی اہداف میں سے ایک بیان کرتا ہے؟ ان سوالات کا جواب دینے کیلئے ہمیں میدان عمل پر ایک نظر دوڑانی پڑے گی۔

قدیم ایام سے اب تک امریکی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خلاف جدوجہد:
بوسنیا ہرزیگووینا اپنی عوام کے دفاع میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی جانب سے انجام پانے والے اقدامات کے بارے میں گہری یادوں کا حامل ملک ہے۔ بوسنیا کی جنگ میں کئی جنگی جرائم کا ارتکاب کیا گیا اور اگرچہ سپاہ پاسداران آج کی طرح طاقتور نہیں تھی لیکن اس کے باوجود اس نے بوسنیائی عوام کا بھرپور انداز میں دفاع کیا۔ اسی طرح جب عراق کے سابق ڈکٹیٹر صدام نے اپنی ہی عوام کو طاقت کے زور پر کچلنا شروع کیا تو سپاہ پاسداران نے ان کی حفاظت کی۔ اگرچہ آج عراق کے زیر انتظام کردستان کی انتظامیہ بعض ایران مخالف اقدامات انجام دینے میں مصروف ہے لیکن وہ ماضی میں صدام کے مقابلے میں انجام پانے والی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بھرپور حمایت اور مدد کا انکار نہیں کر سکتے۔ ابھی انہیں گذشتہ چند سالوں میں تکفیری دہشت گرد گروہ داعش کی یلغار کے مقابلے میں سپاہ پاسداران ہی تھی جو عراقی کردوں اور شام کی عوام کی محفوظ پناہگاہ ثابت ہوئی۔

یہ تمام محاذ درحقیقت خطے میں امریکی اثرورسوخ بڑھانے کی فرنٹ لائن تھے جن پر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا اور امریکہ کے تمام ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے۔ جنوبی لبنان میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کا کردار صرف دفاعی حد تک محدود نہ تھا بلکہ ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ لبنان کی سرزمین امریکہ کے دوست اور بھائی ملک اسرائیل کے قبضے سے آزاد کروائی گئی اور اصلی مالکین یعنی لبنانی عوام کے سپرد کر دی گئی۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی درحقیقت ہر جگہ امریکی اور اسرائیلی مفادات کے مقابلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے ایک مضبوط بازو کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔

شام، امریکہ اور سپاہ پاسداران کے درمیان بڑی کشمکش کا میدان:
مذکورہ بالا حقائق کو سمجھنے کیلئے شام ایک واضح اور زندہ مثال ہے۔ شام میں جاری خانہ جنگی کو چھ برس اور عراق میں تکفیری دہشت گرد گروہ داعش کو ظہور کئے تین سال اور چند ماہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔ شام کا محاذ ایک ایسا محاذ ہے جس کے ایک طرف صدر بشار اسد کی قانونی حکومت ہے جبکہ دوسری طرف حکومت مخالف گروہ موجود ہیں۔ امریکی اور مغربی میڈیا کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ وہ شام کے حکومت مخالف مسلح گروہوں کو شامی عوام کے طور پر ظاہر کرے۔

شام میں جاری خانہ جنگی کے واقعات انتہائی دلخراش اور اندوہناک ہیں۔ انتہائی مختصر عرصے میں سب اس حقیقت سے آگاہ ہو گئے کہ شام میں حکومت مخالف عناصر کی جانب سے جس بربریت اور وحشیانہ پن کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ محض سیاسی مخالفت کی بنا پر ممکن نہیں اور حقیقت صرف سیاسی مخالفت اور اعتراض سے ہٹ کر کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ دہشت گرد عناصر کی جانب سے غیر انسانی اور وحشیانہ اقدامات کو شامی عوام سے نسبت دینا ایسی قوم کے حق میں بہت بڑی توہین تھی جس نے ہمیشہ خطے میں امن کی خواہش کی ہے۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی شام کی قانونی حکومت کی درخواست پر شامی عوام کے تحفظ کیلئے اس ملک میں داخل ہوئی۔ البتہ سپاہ پاسداران کا یہ اقدام اس وقت امریکہ سے ٹکر میں تبدیل ہو گیا جب امریکی حکومت نے شام میں صدر بشار اسد کی قانونی حکومت کو سرنگون کرنے کا عندیہ دے ڈالا۔ ایران لائی جانے والی شہداء کی لاشیں (اور حتیٰ وہ لاشیں جو واپس نہیں لائی جا سکیں) اس مزاحمت اور جدوجہد کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ لیکن اس قصے میں امریکہ کا کیا کردار ہے؟ جواب بہت طولانی ہے اور ہم صرف صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ان بیانات کی یاددہانی کروانے پر ہی اکتفا کریں گے جو انہوں نے امریکی صدارتی مہم کے دوران اپنی حریف ہیلری کلنٹن کو کہے تھے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے کئی بار اس بات پر زور دیا کہ داعش درحقیقت اوباما، کلنٹن اور ڈیموکریٹس نے تشکیل دی ہے۔ یوں شام میں بھی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی امریکہ کے ناجائز مفادات کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئی۔ عراق اور شام میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی طاقتور موجودگی کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج امریکہ خود کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ہیرو قرار نہیں دے سکتا۔ اگر مشرق وسطیٰ خاص طور پر عراق اور شام میں صرف جنرل قاسم سلیمانی کی محبوبیت پر ہی ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ڈونلڈ ٹرمپ غضب ناک ہونے کا حق رکھتا ہے یا نہیں۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی، ایک ختم نہ ہونے والا نظریہ:
ایک ایسے خطے میں جو امریکہ اپنے باپ کی ملکیت تصور کرتا تھا اور اس کا اسٹریٹجک اتحادی اسرائیل بڑے مزے سے نیل سے فرات تک کے نقشے کھینچ رہا تھا، سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے انٹیلی جنس ونگ "قدس بریگیڈ" نے خطے میں قدم رکھے تاکہ اسلحہ کے زور پر ان عوام کا دفاع کیا جا سکے جو عالمی استکبار کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی اس تصور کے برخلاف جو اکثر افراد کے ذہن میں موجود ہے محض ایک ملٹری فورس نہیں بلکہ سیاست کی دنیا میں ایک منفرد طرز زندگی کا نام ہے۔ ایسا طرز زندگی جو ہمیں ظالم، استعماری اور استکباری قوتوں کے مقابلے میں حق خالی ہاتھ ڈٹ جانے کا سبق سکھاتا ہے۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی سیاسی زندگی کا ایسا رول ماڈل ہے جس نے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور خودکفالتی اور بڑی طاقتوں سے بے نیاز ہو کر مزاحمت کے ابتدائی قدم اٹھانے کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ سیاسی زندگی کے اس ماڈل کی بنیاد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے منشور میں موجود آیت "و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ" (سورہ انفال، آیت 60: جہاں تک ہو سکے دشمنوں کے مقابلے میں طاقت پیدا کرو) درحقیقت وہ ایمان پر مبنی مزاحمت ہے جسے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے عوام کیلئے نظریے کی شکل دی اور ان کے حکم پر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی معرض وجود میں آئی۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی چند میزائلوں، عمارتوں، اسلحہ کے ذخائر اور انسانی قوت کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ جائز مقاصد کی راہ میں جدوجہد اور مستکبرین کے مقابلے میں ڈٹ جانے کے تصور کا نام ہے۔ آج یہ نظریہ اور سیاسی زندگی کا یہ ماڈل صرف ایران تک محدود نہیں رہا بلکہ دنیا کی مختلف اقوام میں سرایت کر چکا ہے اور اگر بالفرض ایران میں موجود سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کا مکمل خاتمہ بھی کر دیا جائے تب بھی اس کا وجود باقی رہے گا۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی آج صرف ایران میں نہیں بلکہ حزب اللہ لبنان بھی اسی تصور کا ایک اور مصداق ہے۔ اسی طرح انصار اللہ یمن، حشد الشعبی عراق، فاطمیون، زینبیون اور حیدریون اسی رول ماڈل کے دیگر مصادیق ہیں۔

یہ تمام گروہ بت شکن زمان امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر عمل پیرا ہیں اور ان کے دیئے ہوئے سنہری اصول جو درحقیقت حقیقی محمدی (ص) اسلام کے اصول ہیں، پر کاربند ہیں۔ آج یہ نظریہ ایران کی جغرافیائی سرحدوں سے عبور کر چکا ہے اور امریکہ یا کسی دوسری شیطانی طاقت کی جانب سے ہر قسم کی پابندیوں کا اس پر کوئی اثر نہیں۔ خدا کی راہ میں جہاد اور مزاحمت پر مبنی اس نظریے کا پھیلاؤ ہی شیطان بزرگ امریکہ کے غضبناک ہونے کی حقیقی وجہ ہے۔ آج یہ رول ماڈل دنیا بھر کے مستضعفین کی امید کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر دہشت گرد عناصر کے خلاف موثر قوت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے جس کے باعث امریکہ اپنے تمام شیطانی منصوبوں پر پانی پھرتا دیکھ رہا ہے۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی اور دہشت گردی میں رابطہ:
سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی اور دہشت گردی میں تعلق ضرور ہے لیکن وہ نہیں جس کی تشہیر گذشتہ کئی برس سے امریکی حکومت کر رہی ہے بلکہ مکمل طور پر اس کے برعکس ہے۔ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کئی عشروں سے دہشت گردی کے خلاف جنگ اور جدوجہد میں مصروف ہے۔ اگر ہم سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی جانب سے ماضی میں دنیا کے مختلف ممالک میں دہشت گرد عناصر کے مقابلے میں عوام کو تحفظ فراہم کرنے پر مبنی اقدامات کا جائزہ لیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے دنیا کی سب سے بڑی اینٹی ٹیررزم فورس قرار دیں گے۔ لہذا دنیا میں موجود امن و امان درحقیقت سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی کاوشوں اور جدوجہد کا مرہون منت ہے۔ اب ان حقائق کی روشنی میں آپ خود فیصلہ کیجئے کہ کیا امریکہ جو گلوبل ویلج کا چوہدری ہونے کا دعویدار ہے، کو سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی پر غضبناک نہیں ہونا چاہئے؟

از قلم: کبریٰ آسوپار/ولایت ٹائمز ڈاٹ کام

علمدار کشمیر کا598واں عرس پاک

شیخ العالم شیخ نورالدین نورانیؒ ایک اعلیٰ پایہ کے دینی پیشوا اور ایک عظیم مصلح اور مربی تھے

سرینگر/علمدار کشمیر حضرت "شیخ نورالدین نورانیؒ کا598ویں سالانہ عرس" انتہائی عقیدت واحترام کیساتھ منایا جارہا ہے جبکہ اس سلسلے میں روح پرور مجلس چرارشریف میں واقع آستان عالیہ پر منعقد ہوئی جہاں وادی کے اطراف واکناف سے آئے ہزاروں عقیدتمندوں نے نماز فجر سے ہی تبرکات کا دیدار کیا۔اس دوران پورے چرارشریف قصبہ میں درود واذکار کی گونج سے فضاء معطر رہی۔ادھر سوموار کی شام بڑی تعداد میں مردوزن نے یہاں پہنچ کر شب خوانی کی روح پرور مجلس میں شرکت کی۔اس دوران سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے علمدار کشمیر کی درگاہ پر حاضری۔ادھر میرواعظ عمر فاروق نے کہا کہ حضرت شیخ نورالدین ولی کا عرس منانے کا حق تب ہی ادا ہوسکتا ہے جب ہم سب آج کے سنگین اور نازک حالات کے تناظر میں انکے دکھائے ہوئے شریعت اور طریقت اور خدمت خلق کے راستے کی حقیقی معنوں میں مکمل طور پر پیروی کریں۔نمائندے کے مطابق پاسوولی کامل حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ کے598ویں سالانہ عرس کے سلسلے میں منگل کی شام سے ہی علمدار کشمیر کے آستان عالیہ واقع چرارشریف میں عظیم الشان تقریبات کا آغاز ہوگیا،کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں عقیدتمندوں نے یہاں پہنچ کر شب خوانی کی مجلس میں شرکت کی۔اس دوران یہاں آستان عالیہ کی انتظامیہ کمیٹی اور کچھ رضاکار گروپوں نے زائرین کی سہولیات کیلئے مشروبات اور غذائیات کا انتظام بھی کیا تھا۔پوری رات چرارشریف اور اسکے نواحی علاقوں میں درود واذکار،نعت خوانی،قرآن خوانی اور وعظ خوانی کی روح پرور گونج سے فضاء معطر رہی جبکہ اس دوران علمائے دین اور آستان عالیہ کے منتظمین نے کہا کہ شیخ العالم بنیادی لحاظ سے ایک اعلیٰ پایہ کے دینی اور روحانی پیشوا اور ایک عظیم مصلح اور مربی تھے جنہوں نے قرآن حکیم کی ابدی اور آفاقی تعلیمات کو اپنی مادری زبان کشمیری میں پیش کرنے کی ایک انتہائی کامیاب اور مخلصانہ کوشش کی ہے۔مقررین کا کہنا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ صدیاں گذر جانے کے باوجود انکے کلام کی معنویت،افادیت،اہمیت،چاشنی اور بانکپن میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور جنہیں آج بھی کشمیری عوام خاص طور پر واعظین ومبلغین پورے جوش وعقیدت کے ساتھ مجالس وعظ وتبلیغ میں پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔۔پوری رات شب خوانی کے بعد منگل کو نماز فجر کے بعد شیخ نورالدین ولیؒ کے سالانہ عرس کا باضابطہ آغاز ہوا اور نماز فجر کے فوراً بعد یہاں موجود ہزاروں زائرین تبرکات کے دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے۔اس دوران بھی یہاں درود واذکار کی گونج سنائی دی۔منگل کو صبح سے ہی وادی کے اطراف واکناف سے ہزاروں کی تعداد میں مردوزن عقیدتمندوں کی آمد شروع ہوئی اور نماز ظہر تک آستان عالیہ حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ کا احاطہ اور گردونواح پوری طرح سے عقیدتمندوں سے بھر گیا تھا۔زائرین

کیونکہ یہاں تک پہنچنے والی نجی اور مسافر گاڑیوں کے رکنے اور واپسی کیلئے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے جبکہ پورے چرارشریف قصبہ میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کے تحت پولیس اور فورسز کے دستے اہم وحساس مقامات پر تعینات رکھے گئے تھے۔نمائندے نے بتایا کہ منگل کو پورے دن چرارشریف قصبہ میں میلے کا سماں بندھا رہا کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں زائرین یہاں آکر علمدار کشمیر کے سالانہ عرس میں شرکت کرتے رہے۔پورے دن ہر نماز کے بعد زائرین تبرکات کے دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے۔ادھر متحدہ مجلس علماء جموں وکشمیر کے امیر اعلیٰ اور حریت کانفرنس (ع) کے چیئرمین میرواعظ محمد عمر فاروق نے کشمیر کے بلند پایہ ولی کامل حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی ولیؒ جنہیں پیار اور محبت سے کشمیری عوام علمدار کشمیر کے نام سے یاد کرتے ہیں،کے عرس پاک کے موقعہ پر حضرت شیخ العالم کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے انہیں شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کا پیکر زیبا قرار دیا ہے۔میرواعظ نے اپنے ایک خصوصی بیان میں کہا کہ شیخ العالم بنیادی لحاظ سے ایک اعلیٰ پایہ کے دینی اور روحانی پیشوا اور ایک عظیم مصلح اور مربی تھے جنہوں نے قرآن حکیم کی ابدی اور آفاقی تعلیمات کو اپنی مادری زبان کشمیری میں پیش کرنے کی ایک انتہائی کامیاب اور مخلصانہ کوشش کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ صدیاں گذر جانے کے باوجود انکے کلام کی معنویت،افادیت،اہمیت،چاشنی اور بانکپن میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور جنہیں آج بھی کشمیری عوام خاص طور پر واعظین ومبلغین پورے جوش وعقیدت کے ساتھ مجالس وعظ وتبلیغ میں پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔میرواعظ نے کہا کہ حضرت شیخ نورالدین ولی کا عرس منانے کا حق تب ہی ادا ہوسکتا ہے جب ہم سب آج کے سنگین اور نازک حالات کے تناظر میں انکے دکھائے ہوئے شریعت اور طریقت اور خدمت خلق کے راستے کی حقیقی معنوں میں مکمل طور پر پیروی کریں۔اس دوران ترجمان کے مطابق حسب روایت میرواعظ کشمیر علاقہ چرارشریف کے عوام کی دعوت اور اصرار پر 20 اکتوبر 2017 جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ سے قبل آستانہ عالیہ حضرت علمدار کشمیر چرار شریف میں وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کی بہ نسبت ہم کے علاوہ وطن عزیز کی ابتر صورتحال پر بھی اظہار کریں گے۔

گیسوتراشی معمہ سے متعلق پولیس کی تحقیقات کہاں پہنچی؟نعیمہ مہجور

سرینگر/گیسوتراشی معمہ سے متعلق پولیس تحقیقات پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے ریاستی حقوق زن کمیشن نے انکشاف کیا کہ ابھی تک خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے روزانہ بنیادوں پر کوئی رپورٹ پیش نہیں کی۔کمیشن ھذا کی چیئر پرسن نعیمہ مہجور نے کہا کہ ریاستی پولیس کے بعض افسران کمیشن ہدایات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں۔"ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ "کے این ایس" کے ساتھ گیسو تراشی کے بڑھتے واقعات پر ریاستی حقوق زن کمیشن کی چیئر پرسن نعیمہ مہجور نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے گیسوتراشی معمہ سے متعلق پولیس تحقیقات پر سوال اٹھایا۔کمیشن ھذا کی چیئر پرسن نعیمہ مہجور نے بتایا کہ انہوں نے تشکیل شدہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم کو واضح ہدایت دی ہے کہ گیسوتراشی کے واقعات سے متعلق روزانہ بنیادوں پر کمیشن ھذا کو معلومات فراہم کی جائے،لیکن ابھی تک پولیس ایسا کرنے میں ناکام رہی۔انہوں نے کہا کہ ان واقعات کے حوالے سے پولیس کی تحقیقات کہاں پہنچی؟کمیشن ھذا اس حوالے سے لاعلم ہے کیونکہ پولیس نے ابھی تک انہیں تحقیقات سے متعلق کوئی جانکاری فراہم نہیں کی۔نعیمہ مہجور نے سوالیہ انداز میں کہا'مجھے نہیں معلوم کہ SIT کی تحقیقات کہاں پہنچی،کیسے وہ تحقیقات کررہی ہے اور وہ کہاں پر کام کررہی ہے'۔ان کا کہنا تھا'مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ پولیس کی جانب سے خصوصی تحقیقاتی ٹیموں کیلئے جو افسران مقرر کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کمیشن ھذا کی ہدایات کو سنجیدہ نہیں لے رہے ہیں'۔نعیمہ مہجور نے دعویٰ کرتے ہوئے کہا'اگر میرے پاس معقول وسائل وذرائع موجود ہوتے تو میں گیسوتراشی کے معمہ کو محض ایک ہفتے کے اندر حل کرتی'۔تاہم ان کا کہنا تھا میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ SIT معمہ کی تحقیقات نہیں کررہی ہے لیکن گیسوتراشی کے واقعات کو روکنے اور اس معمہ کو حل کرنے کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات اٹھانا ضروری ہے تاکہ خواتین کو ذاتی دباؤ سے باہر نکالا جاسکے۔ان کا کہنا تھا کہ ریاستی پولیس کی جانب سے تشکیل دیئے گئے خصوصی تحقیقاتی ٹیموں کو تحقیقات کے حوالے سے کمیشن ھذا کو مکمل جانکاری فراہم کرنی چاہئے۔ان کا کہنا تھا کہ پولیس یہ دعویٰ کررہی ہے کہ متاثرین انہیں تعاون فراہم نہیں کررہے،تاہم میں نے ذاتی طور کئی متاثرین اور پولیس افسران کے ساتھ بات کی اور دونوں کے بیانات یکساں تھے جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ متاثرین پولیس کو تعاون فراہم کررہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ جن کیسوں میں پولیس کو متاثرین کی جانب سے تعاون حاصل ہورہا ہے پہلے ان ہی کیسوں کو حل کرنا چاہئے اور ان کی تحقیقات کرنی چاہئے۔ریاستی حقوق زن کمیشن کی چیئر پرسن نے اس دعوے کو بھی مسترد کیا کہ گیسو تراشی کا معمہ پاگل پن ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر حقیقی معنوں میں یہ پاگل پن ہے تو پولیس کو ٹھوس شواہد کی بناء پر آگے آنا چاہئے۔ان کا کہنا تھا کہ اگر گیسوتراشی کے واقعات کے پیچھے جرائم پیشہ عناصر کا ہاتھ کارفرما ہے تو پولیس کو اس حوالے سے بھی مکمل ثبوت کے ساتھ آگے آنا چاہئے۔نعیمہ مہجور نے کہا کہ پولیس نے اب تک انہیں صرف واقعات سے متعلق تفصیلات فراہم کی اور روزانہ بنیادوں پر یہ تفصیل انہیں فراہم کی جاتی ہے لیکن ابھی تک پولیس تحقیقات اس معمہ کے حوالے سے کہاں پہنچی اس حوالے سے انہیں کوئی جانکاری فراہم نہیں کی جارہی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ عام لوگوں کے اعتماد میں لیں بحقائق خود بخود باہر نکل آئیں گے۔

سنگیت سوم نے تاج محل کو ہندوستان پر دھبہ قرار دے کر بڑی جہالت کا مظاہرہ کیا/سوز

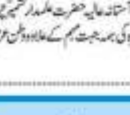

سرینگر/سابق مرکزی وزیر پروفیسر سیف الدین سوز نے بی جے پی کے فرقہ پرست ایم ایل اے سنگیت سوم نے تاج محل کو ہندوستان پر ایک دھبہ قرار دے کر بڑی جہالت کا مظاہرہ کیا ہے۔اس سے پہلے بی جے پی کے شدید فرقہ پرست لیڈر یوپی چیف منسٹر ادتیا ناتھ نے اس مذموم تحریک کو شروع کرکے تاج محل کو اترپردیش کے چیدہ چیدہ سیاحت کے مراکز کی فہرست سے خارج کردیا تھا۔کتنی شرم کی بات ہے۔موصولہ بیان کے مطابق سابق مرکزی وزیر پروفیسر سیف الدین سوز نے کہا کہ ادتیاناتھ اور سنگیت سوم نے تاج محل کے بارے میں خوفناک جہالت کا مظاہرہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ جہالت کی انتہا ہے کہ ان دونوں فرقہ پرست لیڈروں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہندوستان کی غالب اکثریت (ہندو،مسلمان،سکھ، عیسائی،بودھ،جین وغیرہ) تاج محل کو ہندوستان کی قابل فخر میراث میں شمار کرتے ہیں۔ان کو شاید یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ UNISCO نے تاج محل کو دنیا کی صرف چند شاندار اور خوبصورت ترین عمارات اور ثقافتی مراکز میں شامل کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کے ان سورماؤں کو بھارت کا سیاحتی وزیر اتنا تو بتا ہی سکتا ہے کہ دوسرے ملکوں سے آنے والے سیاحوں میں 95 فیصد صرف تاج محل کو دیکھنے کیلئے ہندوستان آتے ہیں۔اس خوفناک منظر کی ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ بی جے پی کی موجودہ سرکار ایسے بے ہودہ بیانات پر کہتے رہتے ہیں کہ حکومت اور پارٹی کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔حکومت اور بی جے پی پارٹی کے اس رویے سے ایسے فرقہ پرستوں کو شاباشی ملتی ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ وزیر اعظم مودی خود ووٹ کی راستا اپنائے یا ایسے بے ہودہ بیانات کی حمایت کرے یا کھلم کھلا ان کی مخالفت کرکے ایسے شدید فرقہ پرستوں کو سبق سکھائے۔"

Responsibility of Humans to Serve Humanity

In the present world of materialism, everyone says "There is no humanity on earth, but is there one who dares to question himself/herself that what is my contribution to humanity.

Farhan Irshad

Almighty Allah has created this whole universe with numerous species and variations of organisms. Among all the creations of Allah, the human being can be the best and the most perfect creature according to the glorious Quran. As far as our knowledge permits, we recognize, comprehend and identify these beings according to given norms. If we compare man to any other forms of matter or living things such as, flora and fauna and so on, we will immediately draw an important conclusion that human beings are better, more intelligent and perfect. Thanks to his talents, physical abilities, mental powers and indomitable Spirit that Almighty Allah has bestow upon man, his life has adjusted according to his time and place.

Almighty Allah has bestowed, organisms other than man, the wisdom of the body, but man has in addition the wisdom of humanity. Wisdom of the body has a capability of a living system to react environmental changes so that the probabilities of survival and reproduction are maximized. In order to understand it more clearly, let us have an example of humans, a certain concentration of salt in the blood is necessary for life, of an excess of salt is ingested, it is eliminated in the urine. If the salt supply is scare, the urine contains little salt. Such wise reaction of the body are confined usually to the environment which the species has frequently encountered in its evolutionary development. This built in wisdom arose through the action of natural selection. The place of the wisdom of humanity is the scheme of things require a separate consideration. The wisdom is the fruit of self-awareness towards humanity, man can transcend himself and see himself as an object among other objects. He has attained the status of a person in the external sense and with it a poignant experience of freedom of being able to contrive and to plan actions and to execute his plans or to leave them abeyance. through freedom he gains knowledge of good and evils being all in all in wisdom. A man must have humanity so that he may be identified as real human. A man without humanity is just an animal having anatomy and physiology of humans.

Humanity is a quality of being courteously respectful and helpful to others. It is the opposite of aggressiveness, arrogance, boastfulness and vanity. Humanity is the quality that lets us go more than halfway to meet the needs and demands of others without taking consideration of religion, sex, race and gender. Acting with humanity doesn't in any way deny our own self worth rather, it affirms the inherent worth of all persons. we should maintain an attitude of deference towards both Allah and other persons.

Having a glance on current era, when we look at it in a social point of view, it is full of greed and lust, the word humanity has somehow deleted from the minds of modern men besides becoming more civilized and learning about the intricacies of humans are mired by the new modernization and outcomes of transformation due to technology innovations and cultural incursions as a result, humanity has taken away from us and our hearts get blur on seeing the bad situations of our fellow beings. Caring for poor, needy, neighbors etc. has no value in practical life. We are pre-occupied with our luxurious life, like television, mobile phones, computers etc, spending less time with fellow humans. our direct interactions with our friends and neighbors and friends are taken away by this modern hi tech living style. We do realize many times a day importance of humanity, love and kindness but could'nt divulge them directly upon anyone. we keep humanity in high regard in principles, but we have no time to give or a meaning in our life. We don't expand even, a little time, a few seconds in the service of mankind.

In the present world of materialism, everyone says "There is no humanity on earth, but is there one who dares to question himself/herself that what is my contribution to humanity." If u think that world is full of darkness, let us see your light. If you think world is full of wickedness, let us see your goodness. If you think people are Acting wrongly, let us see your good and right actions. if you think that world is full of uncaring people, let us see how you care about others. If u think life isn't fair to you, let us see how you can be fair to life. If you think people are full of proud and haughty, let us see your humanity. We can easily see what is wrong but a positive attitude backed by a right action ina true direction is all we need to survive in peace and harmony in the arena of life.

Writer of the article hails from Laberial Budgam of Kashmir and is pursuing B.Sc. at SAM degree collage Budgam

I kindly advise all of you to bond with Sahifa Sajjadieh: Imam Khamenei

WILAYAT TIMES DESK

Imam Sajjad was determined to teach and change ethics in Islamic society. Why? Because, according to the analysis of Imam, an important part of the basic problem of the Islamic world that led to the tragedy of Karbala, was due to decadence and immorality of the people. If people had Islamic morality, Yazid, Ibn Ziyad, Omar Sa'ad and the others could not create the disaster.

If the people had not become so cruel, so far from their values and ruled by vices, governments (even corrupt, ungodly and oppressive ones) could never force the people to create such a disaster--killing the progeny of the Prophet (pbuh) and the son of Fatima (s.a.). This is no joke! A nation becomes the source of all evil, when its ethics are destroyed. Imam Sajjad (a.s.) investigated the Islamic society for this and decided to remove this from society, replacing it with ethics. Therefore, Makarim AL-Akhlaq consists of prayers; but, they are also lessons. Sajjadieh scriptures consist of prayers; but, they are also lessons.

I recommend you, the youth, to read Sajjadieh scriptures and to ponder upon them. Reading them without contemplation is not enough. With reflection, you will see that each of the prayers in Sajjadieh scriptures and the prayers of Makarim AL-Akhlaq form a manuscript of life lessons and ethics.

Meeting the staff of the Ministry of Education, Welfare and Social Security - 23/04/1372

I kindly advise you my dear people, especially the young, to bond with the book of Sahifa Sajjadieh. Because, everything exists in this book; it is not only a prayer book. Most of the prayers of Sajjadieh Scriptures are like that. Everything is organised. It is as if someone is sitting in front of a listener, talking with him by reasoning. Even the agonies of love that come in Sajjadieh scriptures, are the same. *Friday Prayer sermon 14/11/1373*

Syeda Zainab A.S The Lady With Morale

By
Samiya
Bint Nazir
Srinagar

Karbala being a tragic chapter in the history of Islam, but on the other side it gives us the way how we should respond to oppressor of all times. Our ever act should be based on the basic tenets of Islam.Our actions, way of life, conversation, even our day to day activities should charm on the principles of Islam.

Imam Hussain (A.S.) gave the supreme sacrifice in the battleground of Karbala. He along with his family, friends and followers were martyred in the battle field of Karbala. He gave his everything for the safeguard of Islam, betterment of Muslim Ummah & dignity of humanity. Karbala didn't stop there,this journey which Hussain ibn Ali (A.S.) initiated was propagated by 4th successor of Holy Prophet (S) Imam Sajad and Syeda Zainab (S.A.).

Zainab (S.A.) being a daughter, sister, wife, mother was the eyewitness of everything that happened in the battleground of Karbala with Imam Hussain (A.S.) and his companions. She saw how one by one from her family got surrounded by the army of Yazid. At last on the tenth of Muharram (Ashura), she along with her nephew Zainul Abideen (A.S.), some women folk and little children. The tyrant Yazid made her captive and put lot of difficulties in her path just to loosen her hope. But being a daughter of Ali ibn Abi Talib (A.S.) she remained steadfast to her mission which his brother started from Medina .She hold on the rope of patience as in mentioned in the Holy Quran, "Indeed Allah loves those who used to be placid if difficulties comes to their path" (Al Quran)". She took a firm stand against the tyrant ruler Yazid who was alcoholic, used to caress with females and was against the human ethics. He tried to put hurdles in the path of Hussaini mission and did everything to destroy Islamic principles but failed in his all nefarious designs.

The personality of lady Zainab (S.A.) did shaken the foundation of Yazid. She didn't carry any spear or sword with her but her character, pure and pious lineage, morale and her truthfulness which tormented the shameful and real face of Yazid. She gave inspiring sermons to the people of Syria and Kufa where she preached the significance of uprising against the tyrant, immoral Yazid. She reminded people that Imam Hussain (A.S.) stood only to save the Sunnah and Deen of his Grandfather Prophet Mohammad (SAWW) which Yazid wanted to damage with his sinful acts.

Our salute to Syeda Zainab (S.A.) who indeed faced all the tribulations and miseries throughout her journey but she overcome all ordeals to spread the message of Karbala.

YA ZAINAB (S.A), if we will be dismembered thousand and thousand times we will always remember and mourn for your brother HUSSAIN (A.S.).

KARBLA:A RECREATION FOR DEVIATED SOULS

BY FIDA HUSSAIN
SRINAGAR

Karbala always evokes strong emotions and deep intellectual thoughts which touch and affect the whole existence of those who seek to find a path through it. Karbala changed the course of history and continues to inspire all truth – seeking revolutionaries.

We had observed that water can bring back an unconscious man into consciousness, but to awaken a heedless community from the deep slumber of ignorance, "Blood is required'. The blood of Imam Hussain [A.S] affected the collective consciousness of a sleeping ummah and caused tremors which shook the very foundations of the Umayyad Regime and led to their complete uprooting in the period which followed.

The Holy Prophet (peace be upon him and his progeny) has said : " surely there exists in the hearts of the believers , with respect to the martyrdom of Hussain [A.S] ,a heat that never subsides ,

This heat of faith and awakening consciousness has led to innumerable revolutions in human history, both in individual lives and in society as a whole . The message of Imam Hussain [A.S] still resonates in the hearts of truth seekers . It inspires leaders and enjoins all those who heed the call of truth to rise against the unjustice powers and confront evil .

Imam Khomenie [R.A] who acknowledged that the Islamic revolution had been possible because of Karbala, instructed on the observance of Muharram.

Let the mourning congregations for the ' Master' of the oppressed and the Lord of the free congregations in which wisdom and intellect overcome ignorance , injustice ,overpowers ,cruelty and oppression , trust rules out treason , and Islamic rule supersedes the rule of tyranny be held with grandeur , eminence , and brilliance .And let the blood smeared banners of Ashura be hoisted to mark the dawn of the day where the oppressed avenge the oppressor .The excellences of the Holy Progeny and the tortures inflicted on them must be rendered with such sincerity and passion that the people get ready for field action .They ought to know that our Infallible Imams [A.S] devoted their lives for promoting Islam.

It is mentioned that when Waleed-ibn-Uqbah, the governor of Madina , summoned grandson of Holy Prophet [S.A.W.W] Hazrat Imam Hussain [A.S] to pay allegiance to Yazid , He flatly refused . "we are the household of the Holy Prophet , the core of His message , the place where angels descend to , and the mercy . Allah brought victory through us and will conclude by us . while Yazid is a corrupt man who consumes alcohol , kills the innocents , and openly disobeys God . A person like me cannot give the pledge of allegiance to a person like him .It means that irrespective of time and circumstances , a person with Hussaini character will never surrender or approve of a person or nation who follows Yazid and encourages evil . Hussain [A.S] is a symbol of freedom , justice , equality and dignity against tyranny , injustice ,extremism and slavery .

Dr . Ali shariati says , every revolution has two visages : Blood and the Message .Imam Hussain [A.S] and his companions undertook the mission of blood . The second and equally important mission is to carry the message of this blood to future generations. We the campaigners of truth and justice, have been entrusted with the task that was first carried out by granddaughter of Prophet Muhammad [S.A.W.W] ,Syeda Zainab [S.A] after the battle of Karbala. He also pays her a beautiful tribute. "She accomplished her mission thoroughly, perfectly and fairly. She expressed with words the truth that Hussain [A.S] expressed with blood.....It was Zainab [S.A] who stood against confronted the ruling oppressive power and overcome all resistance.

We perform and practice the mourning and wailing congregations for the martyrs of Karbala for almost 1400 years. But unfortunately we had turned the blind eye towards the mission of Syeda Zainab [S.A] which She performed after the battle of Karbala.For the safeguard of seclusion She applied the soil of Karbala and secluded herself before strangers (Na mahram).There was no need for this as Allah bestowed the Quranic verse (Ayah Tatheer) for Sayada Fatima s and her grand daughters. As the late professor of Kashmir Syed Raza paid tribute for the grand Lady:-

Aey Mere Ayat e Tatheer Mai lipte Zainab [S.A]
Asmaan Oeed k Niklee Hoo Chadar kya Hai

She protects the seclusion, Haya and modesty for the posterity and it will remain till Doom's day.It is modesty which makes one beautiful. If Hijab is for the body, Haya is for the soul.This deadly combination is what makes a person beautiful inside out and a true muslim/muslimah.It is incumbent and obligatory for us to grasp and to follow the role of Syeda Zainab [S.A] .But unfortunately most of our preachers never used to sermonize about the mission of Syeda Zainab s which is need of the hour.We are supposed to use workshops, seminars and other ways to awaken the community. If we fail to propagate this message,the awakening process of Karbala will loose its sheen.

The spirit revolution of Karbala ,like all teachings of Islam, require a pure heart and a sincere truth seeking soul to effect. Karbala can bring about revolution in our lives only if we observe it along with all other teachings of Hussain [A.S] . May Allah make our souls adapt to understand the teachings of Karbala and pave the way for us to bring a revolutionary change in our lives.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

وای بر منت پذیر خوان غیر
گردنش خم گشته ی احسان غیر

اس آدمی پر افسوس ہے جو غیروں کے دسترخوان کا احسان مند ہے
دوسروں کا احسان لینے کے سبب اس کی گردن جھکی رہتی ہے

Woe to him accepts bounty from another`s table.And let his neck be bent with benefits.

Vol:03 | Issue:28 | Pages:08 | 23rd October 2017 to 29th October 2017 | Rs.5/-

Mystery "braid-chopping" cases add panic to trauma in Kashmir

Srinagar: A wave of brutal, deadly panic has swept Indian-administered Kashmir after more than 100 women said they were victims of attackers who chopped off their hair.

Despite suggestions the cases may have been fabricated or fuelled by hysteria, the consequences have been all too real.

One 70-year-old man has been killed by vigilantes since the alleged incidents started a month ago, and there are near-daily reports of groups attacking suspected so-called "braid-choppers".

Authorities have avoided confirming or denying the accounts of women from across the Himalayan region, which bears deep mental scars from a decades-old uprising against Indian rule.

Groups armed with iron rods and knives patrol the capital Srinagar and other towns after dark looking for suspects.

Five people were wounded Wednesday (Oct 18) when Indian soldiers opened fire on a stone-throwing crowd who thought troops were protecting a braid-chopper.

On Friday, police said they rescued a "mentally challenged" man accused by a mob that was trying to set him ablaze and run him over with a tractor. At least a dozen police and soldiers have been beaten up.

Police initially said the hair-chopping was self-inflicted. Now they are offering a 600,000 rupee (S$12,547) reward for information leading to the capture of suspects, but they also want the victims to take lie-detector tests.

In Muslim-majority Kashmir most women have long hair kept under a scarf when in public.

The details of the alleged attacks are often mysterious and difficult to verify, while witnesses are hard to find.

Tasleema told how she was going to fetch vegetables in storage when she was attacked.

Her husband, Mohammad Rauf Wani, heard a scream and found his wife unconscious on the floor with six inches of her hair spread out next to her.

"I don't understand how it happened," Wani told AFP, holding his wife's severed braid.

"Just as I turned after opening the door someone tried to strangle me from behind. I saw his face covered by a black mask, I saw his eyes. Then I don't know what happened," Tasleema told AFP.

AVOID INCREASES PANIC

Most of the women were alone and have told relatives they suspect a spray was used to knock them unconscious before their braids were cut. Most were under 18 and come from poor families, according to police.

In a region where any incident can become highly politicised, the vigilantes have seized on the void created by the lack of an official explanation or the arrest of suspects.

Videos of angry relatives accusing police and soldiers while brandishing cut braids have been widely shared on social media.

Doctors at Kashmir's only psychiatric hospital said they have not been called in to study the cases.

"Some people are making it out as mass hysteria, but in my experience, given the manner in which it is happening I don't think this is so," said Mohammad Maqbool Dar, head of psychiatry at Srinagar's government medical college.

He said it was possible there were "odd cases" of hysteria.

Some separatist leaders and residents have accused "government agents" of staging the attacks to spread fear and divert attention from the campaign for an independent Kashmir or merger with Pakistan.